

الصلاة والسلام عليك يا سيد  
يا رسول الله

تذكرة

محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ

مرتب:

فقیر محمد احمد رضا القادری الرضوی

ناشر:

اہل سنت سٹوڈنٹ فیڈریشن (ASF)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد  
 فأعوذ بالله من الشیطن الرجیم۔ بسم الله الرحمن الرحيم  
 الصلوة والسلام علیک یا سیدی یا رسول الله  
 حضور قبلہ فتا فی اللہ فتا فی الرسول عالم ربانی منبع علم و فضل شیخ المشائخ حضرت  
 سیدی وسندی قبلہ شیخ الحدیث مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد چشتی قادری  
 محدث اعظم پاکستان (قدس سرہ العزیز)

رب کائنات نے حضرات علماء کرام کو اپنی مخلوق کی ہدایت کے  
 لئے منتخب فرمایا اور انہیں انبیاء کرام علیہم السلام کی نیابت کا منصب عطا  
 فرمایا۔ یہ حضرات علماء کرام جو علماء حق ہیں روشنی کے ایسے مینار ہیں جن سے  
 رشد و ہدایت کی راہیں روشن ہوئیں۔ مخلوق خدا نے ان سے تذکیہ و تصفیہ  
 حاصل کیا اور وصل حقیقی پر گامزن ہوئے۔

حضور قبلہ شیخ الحدیث محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ۔ ان علماء ربانین  
 اور علماء عارفین میں سے ہیں جنہوں نے مسلک اہل سنت و جماعت (حنفی  
 بریلوی) کی تبلیغ و اشاعت کیلئے اپنی ساری زندگی وقف کر رکھی تھی، آپ کے  
 درس و تدریس و عظ و تبلیغ اور دعوت و ارشاد کا محور مرکز عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 دولت بیکراں کو عام کرنا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمایا حتیٰ کہ

## انتساب

حضور سیدی وسندی امام اہل سنت حامی سنت ماحی بدعت  
 حضرت الشاہ امام احمد رضا خان سنی حنفی قدس سرہ العزیز

و

والدین و اساتذہ

اور خصوصاً والد گرامی قدر فخر اساتذہ

سیدی حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد المنان رضوی صاحب (دامت برکاتہم العالیہ)

جنہوں نے فقیر سراپا تحقیق کی تربیت کر کے سب درگاہ قادریہ و رضویہ

بنایا۔

مورخہ 4 اپریل 2018ء بمطابق 1439ھ

۱۷ رجب المرجب بروز بدھ



ممتاز فضلاء اور جید علماء محدثین حضرات نے آپ سے علمی و روحانی استفادہ کیا۔ علماء عرب و عجم نے آپ سے علوم و فنون اور سلاسل طریقت کی اسناد حاصل کیں۔ آپ کی علمی و جاہت اور روحانی بسالت افق عالم تک پہنچی اور پھیلی اور اس کی ذات فی الواقع منبع فیوض و برکات اور سرچشمہ علم و عرفان بنی۔

برصغیر کے جتنے بھی محدثین اور علماء کرام و مفتیان عظام سب کے سب آنجناب عالی مقام قدس سرہ العزیز کے بلا واسطہ یا بالواسطہ شاگرد ہیں۔

ولادت باسعادت:

آپ کی ولادت باسعادت (بحوالہ اشرف العلماء مولانا محمد شریف الحق امجدی حنفی مفتی دارالافتاء بریلی شریف لکھتے ہیں۔ ”میرے اندازے کے مطابق سن ولادت ۱۲۳۳ھ ۱۹۰۵ء ہے۔“

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز محدث اعظم پاکستان دیال گڑھ ضلع گورداسپور (مشرقی پنجاب) میں پیدا ہوئے۔

آپ علیہ الرحمۃ کا خاندان مبارک، شرافت، دیانت، پاکبازی اور سخاوت اور مہمان نوازی میں علاقہ بھر میں شہرت رکھتا تھا۔ آپ کے والدین

مرحومین علیہما الرحمۃ مذہبی معاملات میں خاص دلچسپی رکھتے تھے۔ پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ پورا خاندان مشائخ کرام کا مرید اور عقیدت مند تھا۔ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سے کمال درجہ کی محبت و عقیدت تھی۔

حضور قبلہ محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کی لاہور آمد میٹرک کے بعد ہوئی۔ گاندھی کے زمانے میں غالباً ۱۹۲۳ء کا ذکر ہے انجمن حزب الاحناف لاہور کے زیر انتظام ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں برصغیر کے مقتدر علماء و مشائخ کی تقاریر ہوئیں۔ اسی دوران آپ علیہ الرحمۃ اسی جلسہ میں علماء کی تقاریر سننے کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت قبلہ صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ تقریر فرما رہے تھے اتنے میں پیغام آیا کہ بریلی شریف سے شہزادہ اعلیٰ حضرت حجتہ الاسلام قبلہ حامد رضا خان قدس سرہ العزیز تشریف لارہے ہیں۔ حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمۃ مطلع ہو کر دوران تقریر کئی القابات اور صفات کے ساتھ قبلہ حضرت حجتہ الاسلام کا تعارف کروایا۔

جب قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ نے حضرت مولانا نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ کی زبانی حضرت حجتہ الاسلام علیہ الرحمۃ کی تعریف سنی تو آپ کو خیال آیا کہ یہ بیان کرنے والے اتنے بڑے عالم فاضل ہونے کے



باوجود جس کی اتنی تعریف فرما رہے ہیں وہ کتنے بڑے عالم فاضل (بزرگ) ہوں گے۔

آپ علیہ الرحمۃ نے عزم فرمایا کہ حضرت حجۃ الاسلام کی زیارت کے بغیر نہیں جائیں گے۔ چنانچہ جب حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ تشریف لائے، اسٹیج پر جلوہ گر ہوئے اور اپنے مواعظ حسنہ سے لوگوں کو مستفیض فرمایا تو آپ علیہ الرحمۃ نے جلسہ کے اختتام پر آپ کے چہرہ انور کی زیارت کی اور دست بوسی فرمائی۔ بس ایک زیارت کا آپ پر ایسا اثر ہوا کہ اس تجلی دیدار کی برکت سے آپ کے دل کی دنیا بدل گئی۔

اُس وقت آپ کے دل میں فی الفور اسلامی جذبہ اور علم دین حاصل کرنے کا ذوق پیدا ہوا کہ (اب اس بزرگ کے ساتھ جا کر آپ کی خدمت میں رہ کر علم دین حاصل کرنا چاہئے) دل میں ذوق و شوق راسخ ہو جانے کے بعد کسی سے تذکرہ کئے بغیر آپ حضرت حجۃ الاسلام مولانا شہزادہ اعلیٰ حضرت قبلہ حامد رضا خان علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے ساتھ بریلی شریف جانے کا علم دین حاصل کرنے کی تمنا کا اظہار کیا۔ حضرت حجۃ الاسلام نے بڑا کرم فرمایا دو دن قیام لاہور کے بعد اپنے ساتھ بریلی شریف لے گئے اور اپنے زیر سایہ آپ کی تربیت فرمائی۔ درسی کتب

کے علاوہ تمام فنون پڑھا دیئے۔

قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے طالب علمی کے ایام مبارکہ نہایت عجیب و غریب حالات سے معمور ہیں۔ انہماک سے مطالعہ، بلا ناغہ اسباق، فارغ اوقات میں حضرت صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی صاحب مصنف بہار شریعت علیہ الرحمۃ سے خصوصی اکتساب فیض، تبلیغ و اشاعت کیلئے تقاریر۔ صدر الشریعہ کے فتاویٰ کے نقول فرماتے۔

دوران تربیت اور بعد ازاں حضرت قبلہ شہزادہ اعلیٰ حضرت حامد رضا خان علیہ الرحمۃ اور مفتی اعظم ہند قبلہ شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمۃ، حضرت قبلہ شیخ الحدیث محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ پر خاص شفقت و کرم فرماتے۔ ان حضرات علیہما الرحمۃ کی شفقت کے باعث بہت سے لوگ قبلہ محدث اعظم علیہ الرحمۃ کو خاندان رضویہ کا ایک ہی فرد تصور کرتے، بہر حال حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز ظاہری، باطنی، علمی، عملی اور روحانی تربیت کی برکت سے نائب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے لقب سے مشہور ہوئے۔

پھر ایسا وقت آیا

آپ اجمیر شریف تشریف لے گئے۔ قیام اجمیر کے دوران آپ



نے فخر العلماء مولانا سید امیر اجیری علیہ الرحمہ (مرید و خلیفہ حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی پیر پٹھان علیہ الرحمہ نائب مدرسہ معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف سے) بعض اسباق پڑھے، حضرت سید امیر اجمیری علیہ الرحمہ اپنے وقت کے امام النحوی کہلاتے تھے۔

اجمیر میں تحصیل علوم کے بعد دورہ حدیث کی تکمیل کے بعد آپ علیہ الرحمہ کو قبلہ حجتہ الاسلام علیہ الرحمہ نے جمیع علوم دینیہ کی اسناد اور اجازت مطلقہ ۱۳۵۱ ہجری ۱۹۳۲ء کو عنایت کی اور ۱۳۵۲ھ ۱۹۳۳ء کے سالانہ جلسے میں حضرت حجتہ الاسلام علیہ الرحمہ نے آپ کو دستار فضیلت اور سند مبارکہ عطا کی اور پھر اسی سال حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کو دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف کا مدرس مقرر کیا گیا۔ آپ علیہ الرحمہ کے اساتذہ اور سادات کا کمال احترام سے متعلق یادداشتیں تو آج بھی آپ کے ہم درس حضرات کمال محبت سے بیان فرماتے ہیں۔

حضرت قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمہ کے بے نظیر عمل پر آپ کے ہم درس ساتھی حضرت مولانا حافظ عبدالعزیز علیہ الرحمہ شیخ الحدیث مدرسہ اشرفیہ مبارکپور (انڈیا) کی شہادت سن لیجئے۔

”خوف الہی، خشیت ربانی، زہد و تقویٰ، اتباع سنت آپ کی

طبیعت ثانیہ بن چکی تھی۔ ہر قول فعل تمام حرکات و سکنات۔ نشست و برخاست میں اتباع سنت کو ملحوظ فرماتے تھے، زمانہ طالب علمی سے آپ اس قدر پابند سنت تھے اور تبع شریعت تھے کہ آپ کے لیل و نہار (رات و دن) خلوت و جلوت (ظاہر و باطن) کے تمام حالات سنت کریمہ کے مطابق ہوتے۔“ کم کھانا، کم سونا، شب و روز تحصیل علوم میں مصروف رہنا آپ کا معمول تھا۔

سلسلہ وظائف اور نماز باجماعت کے پابند تھے۔

آپ علیہ الرحمہ کے اساتذہ کرام میں سے حضور مفتی اعظم حضرت امام العلماء شیخ الحدیث حضرت مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمہ اور حضور حجتہ الاسلام مرجع الخواص والعوام شیخ الحدیث مولانا محمد حامد رضا خان علیہ الرحمہ اور حضرت صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ العزیز وغیرہم شامل ہیں۔

طریقت کے سلسلہ چشتیہ صابریہ میں سے آپ علیہ الرحمہ نے حضرت خواجہ شاہ سراج الحق چشتی علیہ الرحمہ سے 8 مارچ 1924ء میں شرف بیعت حاصل کیا اور سلسلہ قادریہ رضویہ میں 1932ء کو بیعت کی اور حضور حجتہ الاسلام نے آپ کو تفصیلی سند اور خلافت عطا فرمائی۔ 13 سلاسل طریقت میں آپ علیہ الرحمہ کو اجازت و خلافت ملی ہے۔



حضرت قبلہ محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ یہ بات اکثر بطور تحدیث نعمت ارشاد فرماتے تھے کہ میں نے اپنی زندگی میں دو ولیوں کا نماز جنازہ پڑھایا ہے۔

ایک آپ کے شیخ کامل سلسلہ چشتیہ حضرت خواجہ شاہ سراج الحق قدس سرہ العزیز کا اور ایک حضرت حجتہ الاسلام قدس سرہ العزیز کا جو آپ کے استاد فی الحدیث اور شیخ کامل سلسلہ عالیہ قادریہ کے ہیں۔ آپ قارئین اندازہ لگا سکتے ہیں ایک وہ وقت تھا کہ آپ لاہور میں تشریف لائے تھے اور پھر وہ وقت آیا کہ آپ نے اپنے شیخ اور ولی کامل کا جنازہ پڑھایا۔  
ایں سعادت بزور بازو نیست :-

قبلہ شیخ الحدیث محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کی سند حدیث 26 واسطوں سے حضرت ابوقابوس مولیٰ عبد اللہ ابن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے حضور نبی اکرم شفیع دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتی ہے۔

آپ کی اس سند حدیث میں حضرت سفیان ابن عمرو ابن دینار اور حضرت سفیان ابن عیینہ رضی اللہ عنہم اور حضرت عبد الرحمن ابن اعلیٰ الجوزی اور حضرت الشیخ شمس الدین السخاوی القاہری اور حضرت الشیخ محقق علی الاطلاق الشیخ عبد الحق

محدث دہلوی علیہم الرحمہ جیسے اکابر محدثین علماء ربانین شامل ہیں۔  
حضرت الشیخ محمد حافظ التیجانی علیہ الرحمۃ جو اس وقت مدینہ منورہ کے شیخ الحدیث تھے انہوں نے 19 محرم 1360ھ 16 فروری 1941ء کو صحیح بخاری صحاح ستہ تمام مسانید سنن اجزاء اور تمام مرویات کی اجازت عنایت فرمائی۔  
اسی لئے آپ علیہ الرحمہ کو محدث اعظم پاکستان کہا جاتا ہے۔ آپ علیہ الرحمۃ کی سند فقہی حنفی 33 واسطوں سے حضرت سیدنا سند المفسرین عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور 29 واسطوں سے حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ حضرت نعمان ابن ثابت الکوئی قدس سرہ العزیز سے ملتی ہے۔

گویا آپ علیہ الرحمۃ 33 واسطوں سے حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور 29 واسطوں سے حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ کے شاگرد ہیں۔

لطف کی بات یہ ہے کہ اس سند فقہی میں تمام اساتذہ و مشائخ حنفی ہیں۔  
آدم برسر مطلب الغرض آپ علیہ الرحمۃ نے 1351ھ 1932ء سے لے کر 1382ھ 1962ء تک مسلسل درس دیا۔ ابتدا میں آپ علیہ الرحمۃ اور آپ نے اپنے تلامذہ متعلقین متوسلین کی بہت اعلیٰ تربیت فرماتے تھے۔ آپ علیہ الرحمہ اعتقادی و اخلاقی حیثیت سے کامل تربیت فرماتے تھے تمام متعلقین کو



نظریات مسلک اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کا پابند بنایا۔ حضرت قبلہ شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے تمام تلامذہ و مستفیدین، عالم، عامل، مدرس، مقرر، مفسر، محقق اور مفتی ہونے کے ساتھ ساتھ ملک و ملت کے خیر خواہ اور بے لوث خادم ثابت ہوئے۔

برصغیر کے موجودہ محدثین کی اکثریت آپ کے تلامذہ میں سے ہے۔

دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک استاد کے تلامذہ مختلف العقائد ہوتے ہیں۔ (یعنی ان کے عقیدے میں اختلاف ضرور ہوتا ہے) مگر بعض اوقات تو ان کے عقائد میں بُعد المشرقین (یعنی مشرق اور مغرب جتنی دور ہوتی ہے) ہوتا ہے مگر بحمد اللہ حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ کے تلامذہ اور جملہ متعلقین و متوسلین میں سے کوئی ایک مثال بھی ایسے دیکھنے سننے میں نہیں آئی کہ ان میں کوئی آپ کے مسلک سے منحرف ہوا ہو یہ سارا کچھ فیض قبلہ امام اہلسنت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ احمد رضا خان سنی حنفی قدس سرہ العزیز کا ہے۔ آپ علیہ الرحمۃ کا حضور امام اہل سنت سے والہانہ عقیدت و محبت تھی اور حق یہ ہے کہ ملک پاکستان میں امام اہل سنت علیہ الرحمۃ کے صحیح جانشین قبلہ حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ ہیں اور پھر آنجناب عالی مقام ان کی تعلیمات مبارکہ سے اتنے متاثر ہوئے کہ ان پر عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا

غلبہ نظر آیا اور فنا فی الرسول کے مرتبہ پر فائز ہوئے اور پھر آنجناب عالم مقام علیہ الرحمۃ نے اپنے مریدین متوسلین تلامذہ کے قلوب و اذہان میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حسین تڑپ پیدا کر کے ان کی فکری اعتقادی علمی و عملی یک جہتی پیدا فرمادی اور اس مادیت پرستی کے دور میں روحانیت کا وہ پرچار کیا کہ اہل باطل بھی ان کے عزم صمیم و یقین مستحکم اور عمل پیہم کو دوا دیئے بغیر نہ رہ سکے۔ (اور آپ ہمیشہ ادب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیا کرتے تھے)

آپ رحمہ اللہ نے ملک پاکستان وطن عزیز کے حصول میں کلیدی کردار ادا کیا اگرچہ آپ علیہ الرحمۃ کسی سیاسی پارٹی سے ریلیدہ نہیں تھے لیکن اپنے ہم عصر علما اور اپنے شاگردوں کو پاکستان کی حمایت کی تلقین فرماتے تھے اور آپ علیہ الرحمۃ نے ہی دو قومی نظریہ (جو سب سے پہلے سیدی امام اہل سنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے پیش کیا تھا) کو پروان چڑھایا۔

یکم ذی القعدہ ۱۳۷۳ھ یکم جولائی 1951ء کو شہر لاہور کے مخلص اسلام کے فدائی اور مذہب سے والہانہ عقیدت رکھنے والے نوجوان تنظیم قائم ہوئی اُس تنظیم کا نام انجمن فدا یان رسول صلی اللہ علیہ وسلم تجویز ہوا۔

آپ علیہ الرحمۃ نے جامعہ رضویہ مظہر اسلام جھنگ بازار فیصل آباد



کی بنیاد 12 ربیع الاول 1369ھ 2 جنوری 1950ء کو رکھی جو کہ مرکز علم عرفان بن گیا اور 11 ربیع الاول 1374ھ 8 نومبر 1954ء بروز پیر کو آپ علیہ الرحمہ نے سنی رضوی جامع مسجد جھنگ بازار فیصل آباد کی بنیاد رکھی اور آپ کا وصال مبارک یکم شعبان المعظم 1382ھ 1962ء جمعہ و ہفتہ کی درمیانی رات ایک بج کر چالیس منٹ پر ہوا اور آپ نے اللہ ہو کی آواز سے داعی اجل کو لبیک کہا (انا للہ وانا الیہ راجعون) اللہ تعالیٰ کی اُن پر کروڑوں رحمتیں ہوں۔

حضرت قبلہ صاحبزادہ والا شان پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر قاضی محمد فضل رسول دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ محدث اعظم پاکستان فرماتے ہیں کہ آخری ایام میں احباب خدام اور رشتہ دار جو بھی آپ کی عیادت مبارکہ کیلئے حاضر ہوتے آپ انہیں صرف یہی فرماتے تھے کہ ”مذہب مہذب اہل سنت و جماعت ہی سچا مذہب ہے اس کے علاوہ جتنے فرقے ہیں وہ سب باطل ہیں اہل سنت و جماعت ہی کے عقائد پر ہمیشہ مستقیم رہنا ہے۔“

محترم قارئین اپنے مسلک حق اہل سنت و جماعت (سنی حنفی بریلوی) پر قائم رہتے ہوئے اپنے اکابرین اور مشائخ سے عقیدت کو کامل رکھیں تاکہ حضور محدث اعظم علیہ الرحمہ کی وصیت پر عمل ہو سکے اور آپ قارئین احباب

کو معلوم ہونا چاہئے کہ آج کل جس طرح ہزار ہا فرقے ہیں اور خود اہل سنت میں صد ہا شاخیں ہیں لیکن یہ بات یاد رہے کہ آج کل صرف صحیح مذہب و مسلک اہل سنت و جماعت ہے جس کی ترجمانی حضور قبلہ امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان سنی حنفی قدس سرہ العزیز نے فرمائی اور جس کی ترجمانی قبلہ شیخ الحدیث محدث اعظم علیہ الرحمہ نے فرمائی لہذا آج مسلک اہل سنت کی بقاء صرف اور صرف نظریہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمہ اور نظریہ محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ سے ہے ہم سب کو چاہئے کہ نظریہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمہ کو آگے لے کر آئیں۔ اس کے بغیر مسلک اہل سنت کی پہچان نہیں ہو سکتی باقی سب جھوٹ مکروہ جل فریب ہے۔

آئیے اس نظریہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کو پھیلانے اور فکر رضا کے پرچار کیلئے تحریک، تحریک اہل سنت پاکستان کا ساتھ دیں۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ شہزادہ محدث اعظم پاکستان حضور پیر طریقت رہبر شریعت قاضی پیر محمد فضل رسول حیدر رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اسی نظریہ کی بقاء کیلئے جامعہ محدث اعظم اسلامک یونیورسٹی کی بنیاد رکھی جو کہ بحمد اللہ دینی اور دنیاوی علوم جدید و قدیم علوم سے آراستہ مرکز اسلامی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مرکز اہل سنت کو سلامت رکھے۔

اور بحمد اللہ تعالیٰ قبلہ پیر صاحب مدظلہ العالی کے صاحبزادے جناب پیر طریقت رہبر شریعت حضور پیر قاضی محمد فیض رسول رضوی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ محدث اعظم پاکستان و متولی سنی رضوی جامع مسجد (جھنگ بازار فیصل آباد) بانی جامعہ محدث اعظم اسلامک یونیورسٹی اور قائد تحریک



اہل سنت پاکستان، بڑی محنت اور جانفشانی سے اپنے مسلک کا جذبہ رکھتے ہوئے شجر اہل سنت و جماعت کی آبیاری فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان بزرگوں کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم و دائم رکھے۔ آمین

● فقیر محمد احمد رضا القادری الرضوی

خادم جامعہ محدث اعظم اسلامک یونیورسٹی، رضا نگر چنیوٹ

W 0346-9291578

A اہلسنت
S سٹوڈنٹ
F فیڈریشن
مقاصد

نصب العین:
بیداری شعور
تعلیم و تربیت
خدمت خلق

- 1: سٹوڈنٹس کے دلوں میں عشق رسول ﷺ کی شمع روشن کرنا۔
  - 2: اہلسنت و جماعت کی ترویج و اشاعت اور سٹوڈنٹس کو بزرگان دین کی تعلیمات سے روشناس کروانا۔
  - 3: طلباء کی تعلیم و تربیت کے لئے جامع حکمت عملی اور تعلیمی مسائل کا حل۔
  - 4: طلباء اور عوام الناس کی فلاح و بہبود کیلئے جامع حکمت عملی مرتب کرنا۔
- آئیے اس کاروان عشق کے مسافر بن کر دین مصطفیٰ ﷺ کی ترویج و اشاعت میں اپنا حصہ ڈالیں اور اہلسنت سٹوڈنٹ فیڈریشن کے کارکن بن کر تعلیمی اور سماجی مسائل حل کریں۔

مرکزی ناظم اعلیٰ: محمد طیب رضا حسینی

0308-9207025

مرکزی صدر: قاضی محمد ثر رسول

0302-6792511